سوال

ت کرنے 22 بکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا اسلام میں محبت کی شادی زیادہ کامیاب ہے یا والدین کا اختیار کردہ رشتہ؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ادی مختلف طرح کی ہے، اگر تو طرفین کی محبت میں اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ شرعی حدود نہیں توڑی گئیں اور محبت کرنے والوں نے کسی معصیت ونافرمانی کا ارتکاب نہیں کیا تو امید کی جاسکتی ہے کہ ایسی محبت سے انجام پانے والی شادی زیادہ کامیاب ہوگی، کیونکہ یہ دونوں کی ایک دوسرے میں رغبت کی وجہ سے

جب کسی مرد کا کسی ایسی لڑکی پر دل معلق ہو کہ جس سے اس کا نکاح جائز ہے یا کسی لڑکی نے کسی لڑکے کو پسند کر لیا تو اس کا حل شادی کے علاوہ کچھ نہیں کیونکہ ارشاد نبوی ہے کہ

(لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ)

، کرنے والوں کے لیے ہم نکاح کی مثل کچھ نہیں دیکھتے۔''

ں حدیث پر حاشیہ لگاتے ہوئے علامہ سندھی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

ﷺ کا یہ فرمان ''دو محبت کرنے والوں کے لیے ہم نکاح کی مثل کچھ نہیں دیکھتے۔'' یہاں تثنیہ لفظ جمع دونوں کا احتمال رکھتا ہے اور معنیٰ یہ ہوگا کہ اگر محبت دو کے درمیان ہو تو نکاح جیسے تعلق کے علاوہ ان کے مابین کوئی اور تعلق اور دائمی قرب نہیں ہوسکتا، اس لیے اگر اس محبت کے ساتھ ان کے درمیان نکا

ں شادی ایسی محبت کے نتیجے میں انجام پائی ہو جو غیر شرعی تعلقات کی بنا پر ہو مثلاً اس میں لڑکا اور لڑکی ایک دوسرے سے ملاقاتیں کریں، ایک دوسرے سے تنہائی میں ملتے رہیں، بوس وکنار کریں اور اس طرح کے دوسرے حرام کاموں کے مرتکب ہوں تو اس کا انجام برا ہی ہوگا اور یہ شادی زیادہ دیر نہیں چل

ر ایسی محبت کرنے والوں نے شرعی مخالفات کا ارتکاب کرتے ہوئے اپنی زندگی کی بنیاد ہی اس مخالفت پر رکھی ہے. جس کا ان کی ازدواجی زندگی پر اثر ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکت اور توفیق نہیں ہوگی کیونکہ گناہوں کی وجہ سے برکت جاتی رہتی ہے۔ اگرچہ شیطان نے بہت سے لوگوں کو یہ سبز باغ دکھا رکھے

کے درمیان شادی سے قبل جو حرام تعلقات قائم تھے وہ ایک دوسرے کو شک وشبہ میں ڈالیں گے، خاوند یہ سوچے گا کہ ہوسکتا ہے. جس طرح اس نے میرے ساتھ تعلقات قائم کیے تھے کسی اور سے بھی تعلقات رکھتی ہو کیونکہ ایسا اس کے ساتھ ہوچکا ہے اور اسی طرح بیوی بھی یہ سوچے اور شک کرے گی کہ

ہوسکتا ہے کہ خاوند اپنی بیوی پر یہ عیب لگائے، اسے عار دلائے اور اس پر طعن کرے کہ شادی سے قبل اس نے اس کے ساتھ تعلقات قائم کیے اور اس پر راضی رہی، جو اس طعن وتشنیع وعار کا باعث ہوگا اور اس وجہ سے ان کے درمیان حسن معاشرت کی بجائے سوءِ معاشرت پیدا ہوگی۔

یہ ہمارے خیال میں جو بھی شادی غیر شرعی تعلقات کی بنیاد پر انجام پائے گی وہ غالباً زیادہ دیر کامیاب نہیں رہے گی اور اس میں استقلال واستقرار نہیں ہوسکتا۔ جبکہ والدین کا اختیار کردہ رشتہ نہ تو سارے کا سارا بہتر ہے اور نہ ہی مکمل طور پر برا ہے، لیکن اگر گھر والے رشتہ اختیار کرتے ہوئے اچھے اور بہتر انداز

، لیے نبی کریم ﷺ نے لڑکے کو یہ اجازت دی ہے اور یہ وصیت کی ہے کہ وہ اپنی بیوی ہونے والی منگیتر کو دیکھے:

. بیان کرتے ہیں کہ ''میں نے عہد رسالت میں ایک عورت کو پیغام نکاح بھیجا تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تو نے اسے دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا، نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دیکھ لو، اس طرح زیادہ توقع ہے کہ تم میں الفت پیدا ہوجائے۔''

( صحیح: صحیح ابن ماجۃ: 1511، کتاب النکاح، باب النظر إلی المرأۃ إذا أراد أن یتزوجها، ابن ماجۃ: 1865، أحمد: 244/4، دارمی: 134/2، کتاب النکاح: باب الرخصۃ فی النظر للمرأۃ عند الخطبۃ، ترمذي: 1078، نسائی: 14/3، عبد الرزاق: 1335، دارقطني: 252/3، ابن الجارود: 75

امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ اس کا یہ معنی بیان کرتے ہیں کہ اس (دیکھنے) سے تمہارے درمیان محبت میں استقرار پیدا ہوگا اور محبت زیادہ ہوگی۔

اگر گھر والوں نے رشتہ اختیار کرتے وقت غلطی کی اور صحیح رشتہ اختیار نہ کیا یا پھر رشتہ اختیار کرنے میں تو اچھا کام کیا لیکن مرد اس پر رضامند نہیں تو یہ شادی بھی غالب طور پر ناکام رہے گی اور اس میں استقرار نہیں ہوگا، کیونکہ جس کی بنیاد ہی مرغوب نہیں یعنی وہ شروع سے ہی اس میں رغبت نہیں رکھتا تو وہ چیز اغا

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ نکاح وطلاق]

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 59

محدث فتویٰ